

2 شعبہ بینکاری کے خطرے کا تجزیہ

2013ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری شعبے کا اثاثہ جاتی معیار تھوڑا بگڑ گیا۔ غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافے کے ہمراہ قرض گاری جزدان میں ذرا سی کمی نے انفیکشن تناسب کو بڑھا دیا، گو کہ تموینی کوریج اور سرمایہ جاتی ضرر کے تناسبات بہتر ہوئے۔ شعبہ بینکاری کے فنڈ پر مبنی خاکہ سیالیت مستحکم رہا گو کہ مارکیٹ کی سیالیت دباؤ میں رہی جس سے بین الینک شرح ہائے قرض گاری شرح سود کوریڈور کی بالائی حد کے قریب رہیں۔ قرض گیری میں کمی کے نتیجے میں امانتوں کی مسلسل نمو فنڈ پر مبنی سیالیت کا واحد سہارا بن گئی۔ بینکاری نظام کا منڈی کا خاکہ خطر مقامی معاشی ماحول کی غیر یقینی کیفیت اور بیرونی صورتحال میں جاری دباؤ کے باوجود قابو میں رہا۔

خطرہ قرض

موسمی اجناس ماکاری کا مستقل بڑھتا ہوا رجحان، شعبہ توانائی کے قرضوں کی خاصی رقم کی واپسی، غیر فعال قرضوں کی بحالی اور صارفی جز کی کچھ نمو 2013ء کی پہلی ششماہی کے نمایاں خواص تھے (شکل 2.1)۔ اس شعبے میں نجی قرضے کے بہاؤ میں بدستور جمود رہا جبکہ متاثرہ جزدان کا اسٹاک بھی بلند تھا جو زیر جائزہ مدت کے دوران تھوڑا اڑھ گیا۔

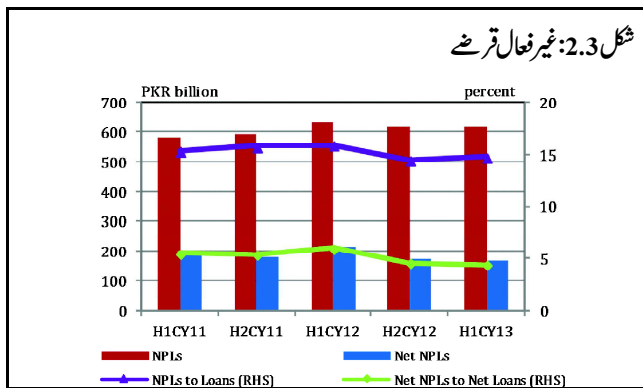
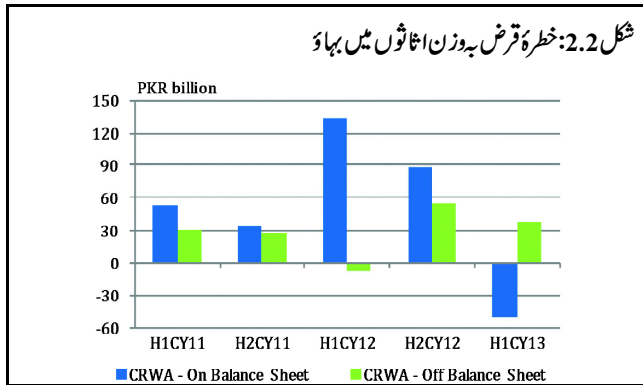
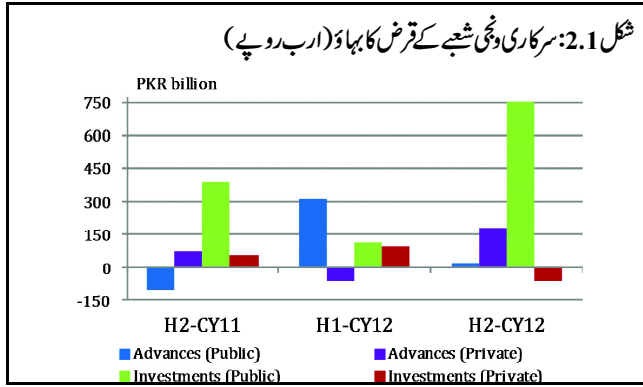
خطرہ قرض بہ وزن اثاثہ کم ہوئے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثہ 0.4 فیصد کم ہوئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں یہ کمی نجی شعبے میں فنڈ پر مبنی اکتشاف میں 2.4 فیصد کمی سے منسوب کی جاسکتی ہے (شکل 2.2)۔ تاہم بیلنس شیٹ سے الگ اثاثہ 3.5 فیصد بڑھے جس کی بنا پر بیلنس شیٹ سے الگ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں 6.1 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ بیلنس شیٹ سے الگ اثاثوں کے اندر مشروط واجبات میں 8.9 فیصد اضافہ اس نمو کا بڑا سبب تھا۔

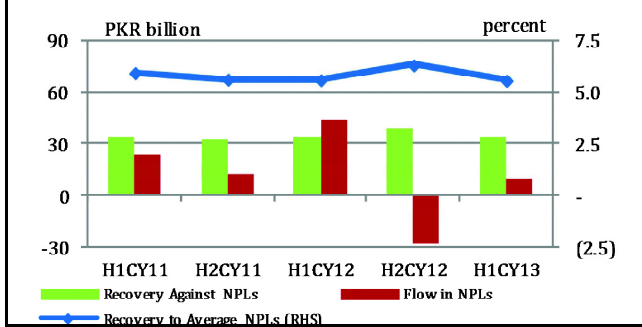
کئی عوامل انفیکشن تناسب میں نامیہ اضافے کا

باعث بنے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی میں اثاثہ جاتی معیار میں معمولی اگاڑ دیکھا گیا کیونکہ غیر فعال قرضے 1.5 فیصد بڑھ کر 616 ارب روپے تک پہنچ گئے (سال بسال 3 فیصد کمی)۔ اس کے ہمراہ قرضوں میں معمولی کمی نے انفیکشن تناسب کو 26 بی پی ایس بڑھا کر 14.8 فیصد تک پہنچا دیا (شکل 2.3)۔ غیر فعال قرضوں کے ذرائع کا تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں کی جانے والی کچھ وصولیاں تھوڑی کم تھیں (2012ء کی پہلی ششماہی سے ایک فیصد کم) جس سے غیر فعال قرضوں میں بہت تھوڑا سا اضافہ ہوا (شکل 2.4)۔

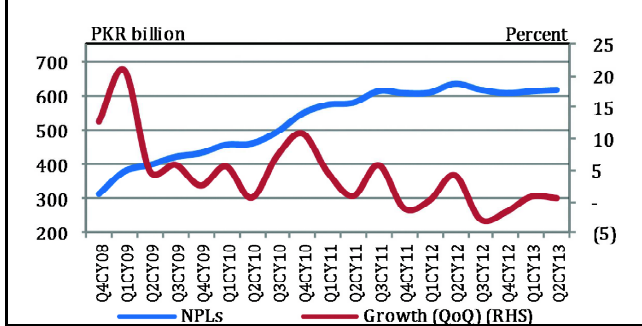


شکل 2.4: غیر فعال قرضوں کے بہاؤ کی وصولی



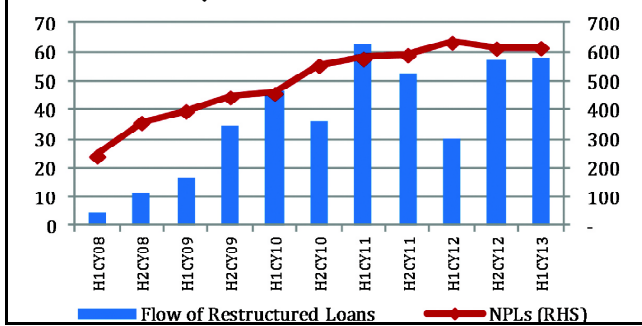
متاثرہ جزدان کے جمع ہونے کا عمل حالیہ دور میں کم ہوا (شکل 2.5)۔ یہ سبب رفقاری انفیکشن کے مجموعی تناسب پر مثبت طور پر اثر انداز ہوئی۔ مجموعی (خالص) انفیکشن تناسب میں مسلسل کمی ہوئی جو ستمبر 11ء میں 16.7 (6.4) فیصد سے گھٹ کر جون 13ء میں 14.8 (4.4) فیصد ہو گیا۔ تموینی کوریج تناسب بھی بہتر ہوا کیونکہ جزوی کفایت شدہ (provided) غیر فعال قرضے مکمل کفایت شدہ کے زمرے میں منتقل ہوئے۔ 21 قرضے کے کم ہوتے ہوئے بہاؤ کے ساتھ بینکوں کی مجموعی آمدنی میں غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہوا۔ جون 13ء میں تموینی چارج گھٹ کر مجموعی آمدنی کے 7.8 فیصد پر آ گیا جو 2007ء سے 2011ء میں مسلسل 10 فیصد سے اوپر رہا تھا (دیکھئے باکس 2.1)۔

شکل 2.5: غیر فعال قرضوں کی نمو (سہ ماہی بہ سہ ماہی)



پچھلے چند برسوں میں غیر فعال قرضوں کا تصفیہ کرنے کی کوشش میں بینکوں نے قرض جزدان خصوصاً کارپوریٹ قرض گیروں کی کامیابی سے تشکیل نو کی۔ اس سے بینکوں کو غیر فعال قرضوں کا بہاؤ گھٹانے میں مدد ملی اور اس امر کو یقینی بنایا جا سکا کہ کارپوریٹ کا عمل جاری رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے رجحان کے مطابق 2013ء کی پہلی ششماہی میں غیر فعال قرضوں کی بڑی رقم کی تشکیل نو کی گئی جس سے ان قرضوں کی شرح نمو کم کرنے میں مدد ملی (شکل 2.6)۔

شکل 2.6: غیر فعال قرضے اور نو تشکیل شدہ جزدان (ارب روپے)



مزید برآں مختلف زمروں میں بہاؤ پر نظر ڈالنے سے انکشاف ہوتا ہے کہ ان تشکیل نو شدہ قرضوں کی اکثریت کا تعلق مشکوک قرضوں کے زمرے سے ہے کیونکہ بقیہ تین زمروں میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مثبت بہاؤ ظاہر ہوا (شکل 2.7)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ او اے ای ایم (Other Assets Especially Mentioned) کے زمرے میں زرعی شعبے کی وجہ سے اضافہ دکھائی دیا جہاں موسمی عوامل نیز بعض دیگر وقتی عوامل نے کردار ادا کیا جیسے بہت زیادہ بارش اور بعض علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جانا۔

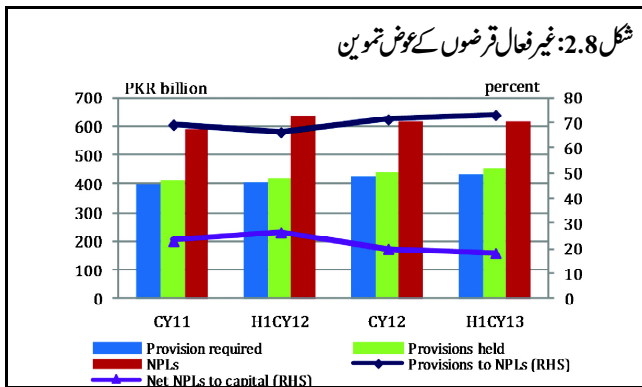
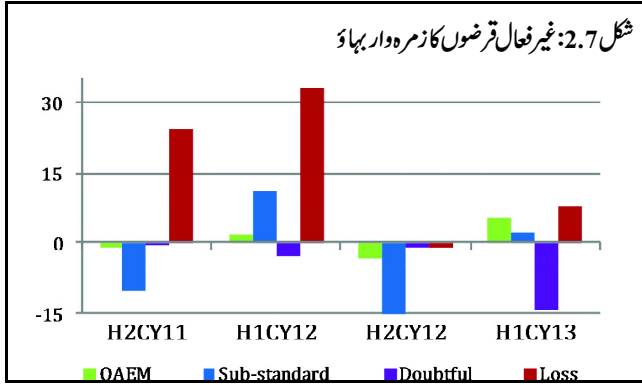
قیمت فروخت لازم کا فائدہ کم ہونا شروع ہوا تو تموینی شرائط بڑھ گئیں۔۔۔

جب غیر فعال قرضے تھوڑے سے بڑھے تو تموین کی مقررہ سطح خاصی بڑھ گئی جس کا سبب تقسیم بندی کے مختلف زمروں کے اندر باہم تبدیلیاں اور قیمت فروخت لازم کا فائدہ کم ہونا تھا۔ صارفی مالکاری جزدان کے لیے بینکوں کے تخلیق کردہ عمومی ذخائر کے باعث بینکوں نے تموین کو مقررہ سطح کے لگ بھگ 104 فیصد تک رکھا۔ 22 مخصوص تموین میں اضافے سے تموینی کوریج 2013ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 73.2 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 71.5 فیصد تھا۔ نتیجتاً خالص انفیکشن 20 بی پی ایس گھٹ کر 4.4 فیصد ہو گئی

21 کارپوریٹ کے محتاطیہ ضوابط کے ضابطہ R-8 کے مطابق غیر فعال قرضوں کو تین زمروں میں بانٹا جاتا ہے یعنی غیر معیاری (90 دن سے واجب الادا، 25 فیصد تموین درکار)، مشکوک (180 دن سے واجب الادا، 50 فیصد تموین درکار) اور نقصان (ایک سال یا زائد سے واجب الادا، 100 فیصد تموین درکار)۔

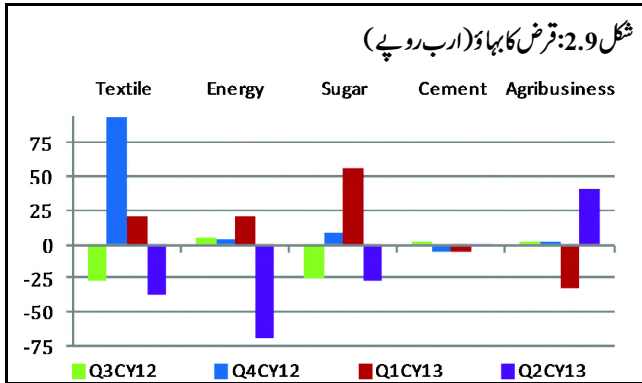
22 جب بینک مختلف محتاطیہ ضوابط کے تحت عمومی تموین پیدا کرتے ہیں تو مجموعی تموین درکار تموین سے تجاوز ہو جاتی ہے خصوصاً صارفی مالکاری جزدان کے لیے، بینکوں کو صارفی مالکاری کی معاشی گردش نوعمیت سے منسلک خطرات سے تحفظ دینے کی خاطر۔ صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے ضابطہ R-4 کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ کاملاً محفوظ (fully secured) صارفی جزدان کے کم از کم 1.5 فیصد کے مساوی اور غیر محفوظ (unsecured) صارفی جزدان کے 5 فیصد کے مساوی عمومی ذخائر برقرار رکھیں۔

23 یہ 2010ء کی پہلی ششماہی سے اب تک کوریج کا بلند ترین تناسب ہے۔



جدول 2.1: اٹا شہ جاتی معیار لحاظ سے ایک زمرہ

پہلی ششماہی 2013ء				2012ء	
خالص غیر فعال قرضے	تمویں کوریج	خالص اٹیکشن تناسب	اٹیکشن تناسب	اٹیکشن تناسب	
31	65.2	6.7	17.1	16.9	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
13.7	77.8	3.3	13.5	13.3	مقامی نجی بینک
0.7	95.9	0.5	11.3	13.4	نیرنگلی بینک
16.7	74.5	4.1	14.3	14.1	کمرشل بینک
100.1	53.2	17.2	30.7	27.6	تخصیصی بینک
18.3	73.2	4.4	14.8	14.5	تمام بینک

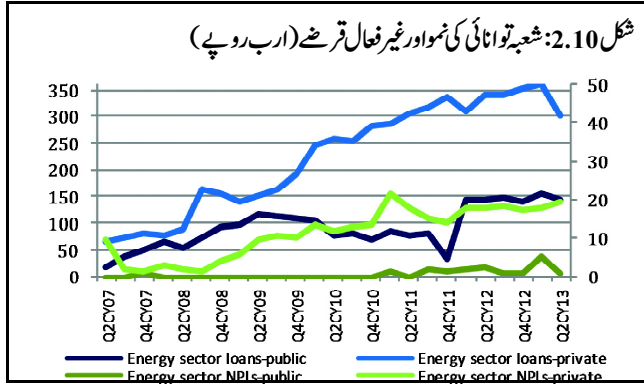


جبکہ سرمایہ جاتی ضرر جس کا اظہار خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کے تناسب سے کیا جاتا ہے 107 بی پی ایس گھٹ کر 18.3 فیصد ہو گیا (شکل 2.8)۔

انفیکشن تمام زمروں میں بڑھی۔۔۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی انفیکشن تناسب تمام زمروں کے بینکوں میں بڑھا، سوائے بیرونی بینکوں کے۔ مقامی نجی بینکوں میں انفیکشن بڑھنے کی بنیادی وجہ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کے ایشیا ساز اداروں کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ تھا۔ اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے بینکوں کی اکثریت کے انفیکشن تناسب میں بگاڑ آیا۔ تاہم درمیانے حجم کے بینکوں، جن کا درجہ 6 سے 10 کے درمیان ہے، کے متاثرہ جزو انوں میں خاصی کمی آئی کیونکہ ان کے کارپوریٹ قرض گروں سے رقم کی وصولی میں بہتری آئی (جدول 2.1)۔

ٹیکسٹائل اور بجلی کے شعبوں میں بلند ارتکاز دکھائی دیا۔۔۔ کپاس اور گنے کی مصنوعات کی موٹی نوعیت کی وجہ سے ان شعبوں کو ماکاری میں بالترتیب 2012ء کی چوتھی سہ ماہی اور 2013ء کی پہلی ششماہی میں نمو ظاہر ہوئی جبکہ 2013ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں قرض گاری میں کمی دیکھی گئی (شکل 2.9)۔ مروجہ انداز کے مطابق ٹیکسٹائل صنعت کا واجب الادا اکتشاف 2.5 فیصد کم ہو گیا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 7.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم صنعت کا سب سے بڑا شعبہ ہونے کے ناتے ارتکاز کے مسائل مزید شدید ہوئے کیونکہ اس کا کلاسیفائیڈ جزو ان 2013ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 30.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 29.6 فیصد تھا۔ اگرچہ توانائی کی پیداوار و ترسیل کے شعبے میں ارتکاز سے متعلق مسائل اہم رہے تاہم اس شعبے کا انفیکشن تناسب کلاسیفائیڈ قرضے بڑھنے کی بنا پر زیادہ تر نجی شعبے میں ابتر ہوا (شکل 2.10)۔

ایس ایم ای جزو ان پھر گر گیا۔۔۔ قرضوں کی سرگرمی میں بحیثیت مجموعی رکاوٹ کی وجہ سے ایس ایم ای جزو ان بھی اسی راستے پر چلا اور اس میں 11.7 فیصد کمی آئی۔ یوں بینکاری صنعت کے کل واجب الادا قرضوں میں اس کا حصہ گھٹ کر 5.8 فیصد رہ گیا (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 6.6 فیصد تھا)۔ ٹیکسٹائل اور چینی کے شعبوں میں، جن کے ایس ایم ایز سے براہ راست رابطے ہیں یا بعض ایس ایم ایز کی نمائندگی کرتے ہیں، خالص واپسی ہوئی۔ نتیجتاً ایس ایم ایز سے قرضوں کی طلب بھی کم ہو گئی اور اس شعبے کے غیر فعال قرضے بڑھ گئے۔ چنانچہ ایس ایم ای شعبے میں



انفیکشن تناسب جو پہلے ہی بلند ترین تھا مزید 230 بی پی ایس بڑھ کر 36.9 فیصد ہو گیا (شکل 2.11)۔

--- جبکہ صارفی جز کی نمو ممکنہ احیا کا اشارہ ہے وہی تھی قرض گاری جزدان میں مجموعی سکڑاؤ کے برخلاف صارفی مالکاری میں بتدریج بہتری دیکھنے میں آئی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران صارفی مالکاری 4.9 فیصد بڑھ کر 262 ارب روپے ہو گئی۔ مختلف زمروں کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاڑیوں کے اور ذاتی قرضے اس نمو کا بنیادی سبب تھے (جدول 2.2)۔ صارفی جزدان کی نمو اور غیر فعال قرضوں میں کمی کی وجہ سے مجموعی انفیکشن تناسب کم ہو کر 15.56 فیصد رہ گیا۔

جدول 2.2: صارفی مالکاری میں غیر فعال قرضوں کا تناسب (صرف نجی شعبہ)

انفیکشن تناسب	حصہ		انفیکشن تناسب	
	شش 1-13ء	2012ء		شش 1-13ء
کریڈٹ کارڈ	16.41	21.52	8.35	9.25
گاڑیوں کے قرضے	8.56	10.26	19.50	18.12
صارفی پائیدار	68.34	71.65	0.04	0.05
مارجیٹ قرضے	31.10	31.38	19.76	21.17
دیگر ذاتی قرضے	12.13	13.50	52.35	51.40
کل	15.56	17.47	100.00	100.00

خطرہ سیالیت

شعبہ بینکاری کا خاکہ سیالیت 2013ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم رہا کیونکہ بینکوں نے خطرے سے پاک حکومتی تمسکات کا اسٹاک مزید بڑھا لیا۔ اسٹیٹ بینک پر حکومت کا اپنی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے انحصار بڑھنے اور نجی شعبے کو قرضے کا بہاؤ گھٹنے کے باعث بینکوں نے اسٹیٹ بینک سے محفوظ قرضوں کی خالص واپسی کی جبکہ امانتوں کی مناسب نمو سے ان کی بیشتر فنڈنگ ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ تاہم زرمبادلہ کے خالی ہوتے ہوئے ذخائر اور حکومتی قرض گیری کے ناقابل پیش گوئی رویے کی وجہ سے مارکیٹ میں سیالیت پر دباؤ نے شبیہ ریپوریٹ کو شرح سود کو ریڈر کی بالائی حد کے قریب رکھا۔ مارکیٹ کی محدود سیالیت کے باوجود زیر جائزہ مدت میں فنڈ پر مبنی بڑھتی ہوئی سیالیت نے شعبہ بینکاری کے سیالیت کے اظہار پر بہتر بنا دیے۔

بازار کی سیالیت: اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ میں اپنا اثر

بتدریج گھٹایا۔۔۔

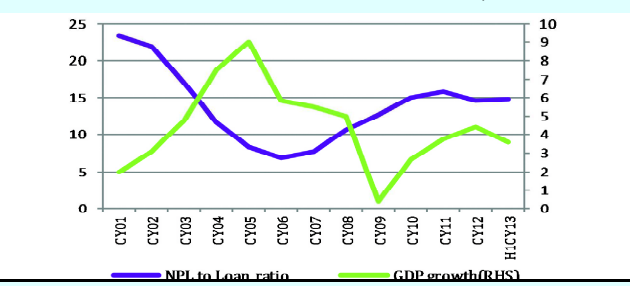
زیر جائزہ مدت میں اسٹیٹ بینک نے شرح مبادلہ کے استحکام کو سنبھالنے اور زر کی اضافی رسد کو قابو میں رکھنے کے لیے شرح سود کو ریڈر کو 50 بی پی ایس کم کرنے سمیت کئی اقدامات کیے۔ ان اقدامات سے شرح مبادلہ کی کمی کو محدود کرنے میں مدد ملی تاہم بھاری اعانت میزانیہ کی قرض گیری کی وجہ سے دوسرا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اس دوران بازار زر کے سودوں میں بتدریج کمی کے باعث بینکوں نے قلیل مدتی سیالیت کی ضروریات

باکس 2.1: اثاثہ جاتی معیار

گنجلی دہائی کے دوران دشوار معاشرتی سیاسی حالات بہت معاشی نمو کی وجہ سے بینکاری نظام کا اثاثہ جاتی معیار کم ہوا۔ متعدد رجسٹرڈ بینکوں کے متاثرہ جزدان کی نمو پر اثر انداز ہوئے جن میں ڈی بی پی کا کم ہونا، بجلی کی مسلسل قلت، آس و امان کے مسائل، 2010ء اور 2011ء میں غیر معمولی طور پر شدید سیلاب اور طوفانی بارشوں کی وجہ سے تباہی اور زبردست غیر فعال قرضوں کے حوالے سے فیصلوں کی سرت رفتار شامل ہیں (شکل 1)۔ نتیجتاً غیر فعال قرضے 2007ء میں 218 ارب روپے سے بڑھ کر جون 12ء میں 635 ارب روپے تک جا پہنچے۔ تاہم بعد میں غیر فعال قرضے کم ہوئے اور جون 13ء میں 616 ارب روپے ہو گئے۔ غیر فعال قرضوں میں کمی کی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

☆ چونکہ قرضے کا بہاؤ گذشتہ چند برسوں میں کم رہا ہے بینکوں کی توجہ موجودہ قرض جزدان کو سنبھالنے پر مرکوز رہی جس سے انہیں نے غیر فعال قرضوں کا بہاؤ روکنے میں مدد ملی۔

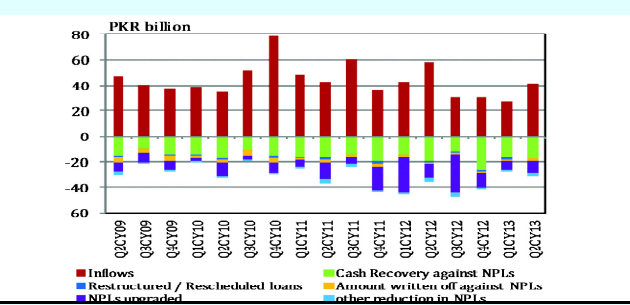
شکل ب 1: جی ڈی پی نمو اور غیر فعال قرضہ جات وکل قرض کا تناسب (فیصد)



☆ اسٹیٹ بینک نے اپنے ضوابط کو بہتر بنایا اور غیر فعال قرضوں کے عوض رکھی ہوئی ضمانت پر قیمت فروخت لازم کا فائدہ بڑھا دیا۔ اس کا واضح نتیجہ کا سینٹیفائیڈ جزدان پر تو بی چارج کم ہو جاتا تھا جس کے باعث آمدنی بہتر ہوئی۔ تاہم اس فائدے کی اجازت دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے منافع مضمصر کی تقسیم کے لیے قیمت فروخت لازم کے فائدے کے استعمال پر حد عائد کر دی۔ 24

☆ اسلامی بینکوں اسلامی بینکاری برانچوں کے اکتشافات کی درستی اور معیار بندی کے لیے تمام مالکوں قرضوں، انونریز اور دیگر متعلقہ آئٹمز کو جن کا تعلق اسلامی مالکاری طریقوں سے ہو، جنہیں پہلے 'دیگر اثاثہ جات' میں رپورٹ کیا جاتا تھا انہیں اسلامی مالکاری اور دیگر اثاثے میں رپورٹ کرنے کی اجازت دی گئی۔ اکتشاف میں ان تبدیلیوں سے اسلامی بینکوں کی مالکاری کے حجم میں کمیابگی اضافہ اور انعکاش تناسب میں کمی ہوگئی۔ 25

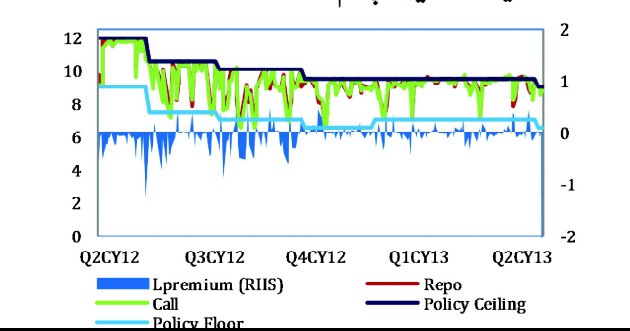
شکل ب 2: غیر فعال قرضوں کی آمدورفت



☆ بڑے کاروباری گروپوں کو درپیش متعدد مسائل کے باعث بینکوں نے ممکنہ قرض گریوں کی تشکیل نو کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایسے گروپوں کے قرضہ جزدان کی کامیاب تشکیل نو سے غیر فعال قرضوں کا بہاؤ روکنے میں مدد ملی اور ساتھ ہی مناسب کارپوریٹ طلب بھی قائم رہی۔

☆ گذشتہ چند برسوں کے دوران بینکوں نے متاثرہ قرضوں پر توجیہ مرکوز رکھی جس سے انہیں غیر فعال قرضوں کے عوض وصولیوں کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ بعض بینکوں نے غیر فعال قرضوں کی وصولی کے لیے نئی اور اختراعی حکمت ہائے عملی اختیار کیں جس سے وہ نقصانات کے بغیر اپنی کتابوں پر سے متاثرہ جزدان صاف کرنے کے قابل ہوئے (شکل ب 2)۔

شکل 2.12: شبینہ ریٹس اور سیالیت پر بیمیم کے رجحانات (فیصد)



پوری کرنے کے لیے بین الینک منڈی سے رجوع کیا خصوصاً 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں۔ 26 ان عوامل نے یکجا ہو کر 2013ء کی پہلی ششماہی میں شبینہ شرحوں کو کوریڈور کی بالائی حد کی طرف دھکیل دیا اور بعض صورتوں میں اس سے متجاوز کر دیا (شکل 2.12 اور 2.13)۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلند شبینہ شرحوں کے باعث بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی ڈسکاؤنٹ منڈی واتی مرتبہ استعمال نہیں کی جتنی 2012ء کی دوسری ششماہی میں کی تھی۔

چونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بازار کی سیالیت دباؤ میں رہی اس لیے بینکوں نے پیشتر تسکات کو سرمایہ کاریوں کے دستیاب برائے فروخت

زمرے میں رکھتے ہوئے اپنی سیالیت کی ترجیحات کو قائم رکھا۔ شعبہ بینکاری کے ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز میں سرمایہ کاری فقط 6.1 فیصد بڑھی (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 29.5 فیصد بڑھی تھی) کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نیلامیوں میں ہدف کی رقم اکٹھا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ منڈی کی سیالیت کو سنبھالنے کے حوالے سے بینکوں کی سیالیت کی ترجیحات میں تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر اضافی سرمایہ کاریاں دستیاب برائے فروخت زمرے میں رکھی گئیں۔ آخر جون 13ء تک ایم ٹی بیز کا 93 فیصد اور پی آئی بیز کا 73 فیصد اس زمرے میں رکھا گیا (شکل 2.14)۔

فنڈ پر مبنی سیالیت کا بنیادی ستون امانتیں بنی رہیں

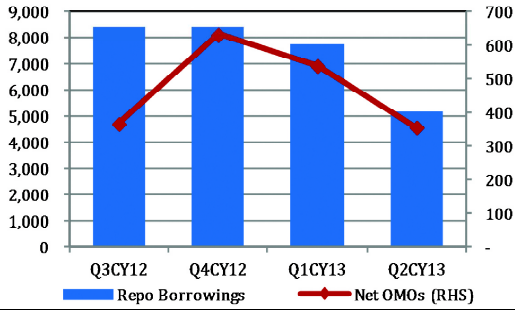
2013ء کی پہلی ششماہی میں امانتوں میں 6.3 فیصد نمو ہوئی (2012ء کی دوسری ششماہی میں 7.2 فیصد ہوئی تھی)۔ اس طرح فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے میں امانتوں کا حصہ سب

24 محتاطیہ ضوابط برائے کارپوریٹ کرٹشل / بینکاری کا ضابطہ 8 زمرہ بندی اور توہین۔

25 ایس بی ڈی سرکلر ایئر نمبر 03 بتاریخ 22 جنوری 2013ء۔ یو آر ایل: <http://www.sbp.org.pk/bsrvd/2013/CL3.htm>

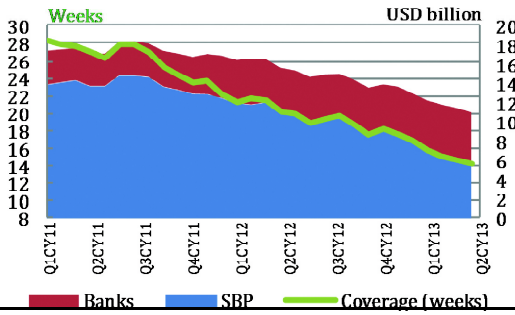
26 براہ کرم دیکھئے سالانہ رپورٹ 2012-13ء (معیشت کی کیفیت) کا ایکشن 4.1۔

شکل 2.13: بازار زر کے سودے اور ریپو قرض گیری (ارب روپے)



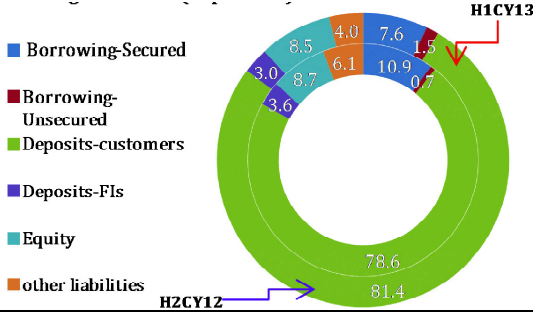
سے بڑا رہا (شکل 2.15)۔ قرض گیریوں میں 18.7 فیصد کمی نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ بینکاری کا امانتوں پر انحصار مزید بڑھا دیا۔ امانتوں کے خاکہ عرصیت سے ظاہر ہوا کہ ایک ماہ کے اندر میعاد پوری کرنے والی امانتوں کی تعداد بڑی جبکہ ایک ماہ اور ایک سال کے درمیان میعاد پوری کرنے والی امانتوں کی تعداد گھٹ گئی (شکل 2.16)۔ جاریہ امانتوں کی خاصی نمونہ (13.7 فیصد) اور معینہ امانتوں میں کمی (1.3 فیصد) اس صورتحال کی وجہ تھی۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران طویل مدتی (ایک سال سے زیادہ میعاد کی حامل) امانتوں میں اضافہ درج کیا گیا جو بچت امانتوں میں مسلسل نمونہ (2013ء کی پہلی ششماہی میں 8.3 فیصد) کے رجحان سے مطابقت رکھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے باب میں بتایا گیا، کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ کی جانب جھکاؤ بظاہر کم از کم شرح بچت میں اضافے کے بعد بینکوں کی جانب سے غیر نفع بخش پست لاگت امانتیں بڑھانے کی دور رس مارکیٹنگ کوششوں کا نتیجہ تھا۔²⁷

شکل 2.14: حکومتی تمسکات پر لحاظ قسم



قلیل مدتی تمسکات میں مسلسل سرمایہ کاری کے ہمراہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی خاصی نمونہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں تین ماہ کے عرصیت کے فرق سے خاصی بہتری کی شکل میں ظاہر ہوئی (شکل 2.17)۔ 2012ء کی دوسری ششماہی سے کم ہونے کے باوجود تین ماہ سے ایک سال کا عرصیت کا فرق 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصا مناسب رہا جس کا سبب 12 ماہ تک کی عرصیت کی قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری تھی۔ دوسری جانب طویل مدتی مالکاری کے فقدان اور طویل مدتی امانتوں کی نمونے زیر جائزہ مدت کے دوران عرصیت کے فرق کو ایک سال سے زائد کے بکٹ میں منفی رکھا۔

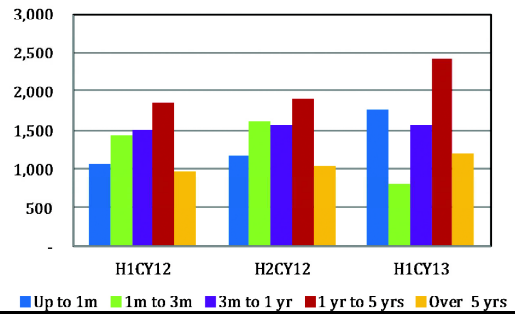
شکل 2.15: فنڈنگ کی ساخت (فیصد)



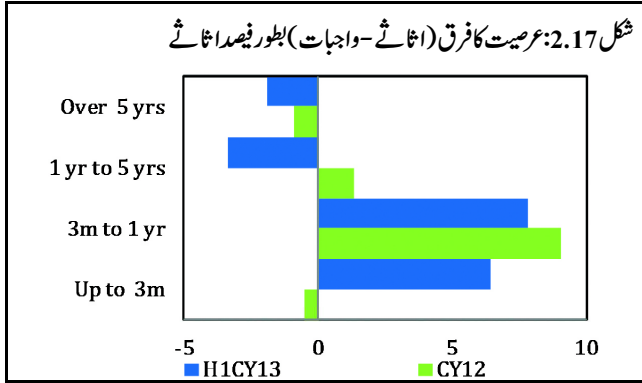
فنڈ پر مبنی سیالیت کے اظہار سے مستحکم رہے۔۔۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، محدود سیالیت کے حالات بین الہینک قرض گاری میں اضافے کا سبب بنے جس نے حکومتی تمسکات کی نمونے مل کر 2013ء کی پہلی ششماہی میں سیال اثاثوں کو بہتر بنانے میں مدد دی (شکل 2.18)۔ تاہم سیال اثاثوں میں مستحکم اضافے کا اثر 2013ء کی پہلی ششماہی میں امانتوں کی بلند تر نمونے کی وجہ سے دب گیا جس کے نتیجے میں سیال اثاثوں اور امانتوں کے تناسب میں 71 بی پی ایس کی کمی ہوئی۔ یہ تناسب 63.7 فیصد تھا۔ قرض گیری میں نمایاں کمی کے پیش نظر 2013ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی اثاثوں کے فیصدی حصے کے لحاظ سے سیال اثاثے 59 بی پی ایس بڑھ کر 49.0 فیصد ہو گئے (شکل 2.19)۔ امانتوں میں مسلسل نمونے کے باوجود بینکوں کی فاضل سیالیت 24

شکل 2.16: امانتوں کا خاکہ عرصیت (ارب روپے)

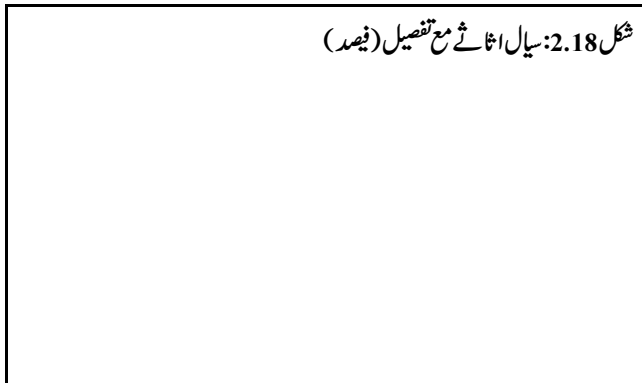


27 اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ یکم مئی 2012ء سے روپے کی تمام بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع 6 فیصد سالانہ ہوگی، دیکھنے کی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1، 2012ء۔

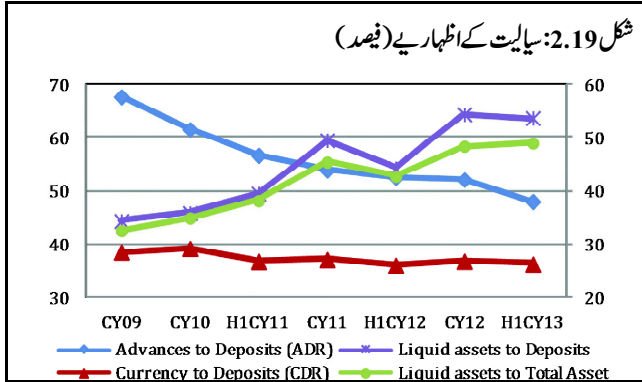


فیصد لازمی شرح سیالیت کی سطح کے دگنے سے بھی زیادہ رہی (شکل 2.20)۔ نجی شعبے کے قرضے میں کمی کی وجہ سے امانتوں کی نمونے امانتوں میں قرضوں کے تناسب کو مزید 4.1 فیصدی درجے گھٹا کر 48.1 فیصد تک پہنچا دیا جو تقریباً ایک دہائی کی پست ترین شرح ہے۔

غیر احاطہ شدہ واجبات تناسب (Uncovered Liability Ratio) جو ادارہ جاتی سطح پر سیالیت کی قلت کی پیمائش کرتا ہے کافی سیال اثاثوں کی بنا پر بہتر ہو گیا۔ اسی طرح خطرہ سیالیت کا اظہار یہ (LRI) بھی، جس میں 30 یوم کے وقت کے لیے قلیل مدتی سیالیت کے فرق کو شامل کیا جاتا ہے، حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی بنا پر پست تر فنڈنگ خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔ ان دونوں اظہاریوں سے بینکوں کی سیالیت کی مناسب پوزیشن کو مزید تقویت ملی (شکل 2.21)۔

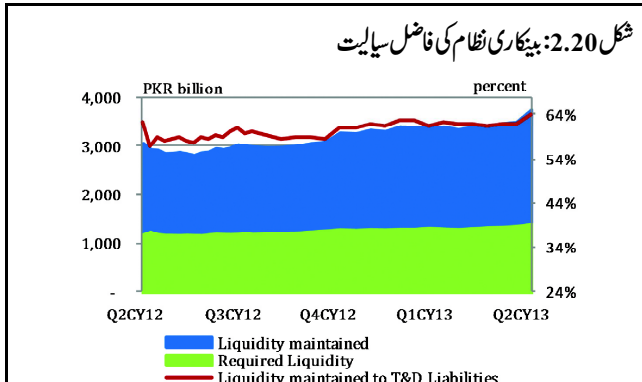


گذشتہ چند برسوں کے دوران کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں موسمی رجحان ظاہر ہوا اور 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران جون 13ء میں 52 پی بی ایس کی معمولی کمی کے ساتھ یہ تناسب 26.3 فیصد پر پہنچ گیا۔ امانتوں کی مستحکم نمو اسٹیٹ بینک کی مارکیٹ میں مداخلتوں میں کمی سے مل کر کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں مذکورہ بالا کمی کا باعث بنی جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ بینکاری کو درپیش منڈی کی سیالیت کی رکاوٹوں کی تشریح ہوتی ہے۔



سیالیت کے مختلف دھچکوں کے حوالے سے بینک لچکدار رہیں گے

سیالیت کے مختلف دھچکوں کے سامنے شعبہ بینکاری لچکدار رہے گا۔ شعبہ بینکاری پر ہونے والے دباؤ کی جانچ کے نتائج سے توثیق ہوتی ہے کہ یہ نظام دباؤ کے مختلف منظر ناموں میں باآسانی سیالیت کے دھچکے برداشت کر سکتا ہے۔²⁸ مثال کے طور پر مسلسل پانچ دن تک امانتیں نکلوانے کے شدید سیالیت کے دھچکوں کا بینکوں کی قلیل مدتی سیالیت پر برائے نام اثر پڑے گا۔ مزید یہ کہ بینکاری نظام کی سیالیت کی کوریج کا تناسب²⁹ بازل سوم کے تحت متعینہ قابل قبول نشانہ 1 سے خاصا اوپر رہا۔

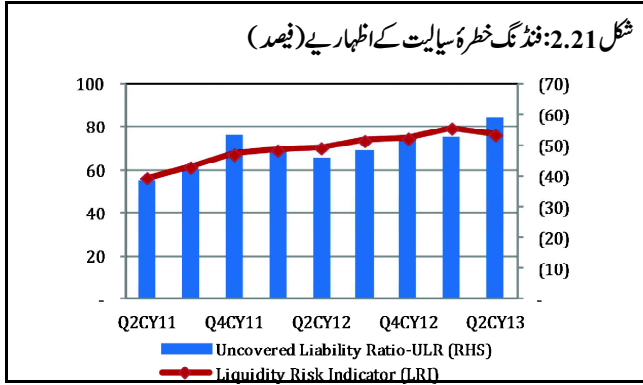


خطرہ بازار

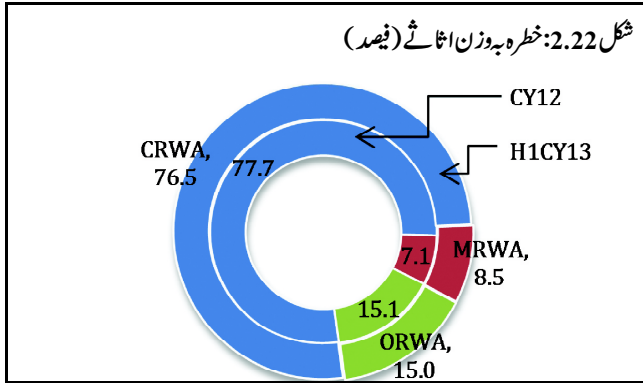
2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشکل معاشی ماحول اور بیرونی پوزیشن پر

28 دباؤ کے منظر نامے میں ناکام ہونے والے بینکوں کی تعداد کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔

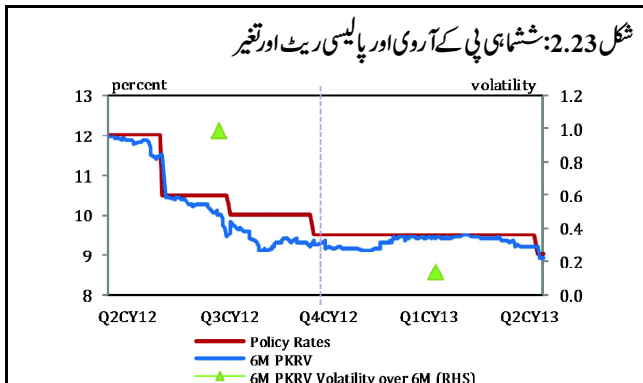
29 سیالیت کے کوریج کا تناسب کے تحت بینکوں کو 30 کیلنڈر ایام کے دباؤ کے منظر نامے سے بچاؤ کے لیے بلند معیار کے کافی اثاثے رکھنا ضروری ہوگا۔



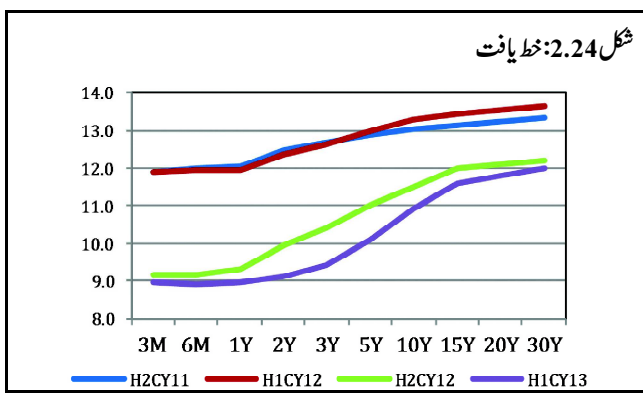
دباؤ کے باوجود بینکاری نظام میں خطرہ بازار قابو میں رہا۔ خطرہ بازار میں اضافے کی عکاسی بازار کے خطرہ بہ وزن اثاثوں (MRWA) ³⁰ کے حصے میں اضافے سے ہوتی ہے جو بڑھ کر مجموعی خطرہ جز دان 8.5 فیصد ہو گیا (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 7 فیصد تھا) (شکل 2.22)۔ خطرہ بازار کے اکتشافات میں اضافے کے باوجود زرمبادلہ کی حدود سے متعلق اسٹیٹ بینک کی محتاط پالیسیوں، ایکویٹی اکتشافات اور شرح سود کی پوزیشن نے خطرہ بازار کو قابو میں رکھا۔



کم پالیسی ریٹ نے خط یافت کی عمودیت بڑھا دی 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 2.5 فیصد کمی کرنے کے بعد وسط جون 2013ء تک ریٹ کو 9.5 فیصد پر رکھا۔ پھر اس میں 50 پی پی ایس کمی کی۔ پالیسی ریٹ کو کم رکھنے کی وجوہات میں شرح گرانہ میں کمی، نئی شعبے کو قرضے میں معمولی نمو اور کم جی ڈی پی نمو سمیت کئی عوامل شامل تھے (شکل 2.23)۔ نتیجتاً پالیسی ریٹ میں مزید تبدیلی کی توقع بڑھنے اور اس کے ہمراہ اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں اضافے سے شبہ شریحیں شرح سود کو ریڈور کی بالائی حدود کے آس پاس رہیں، گو کہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں 2012ء کی دوسری ششماہی کی نسبت کم تغیر پذیر تھیں۔

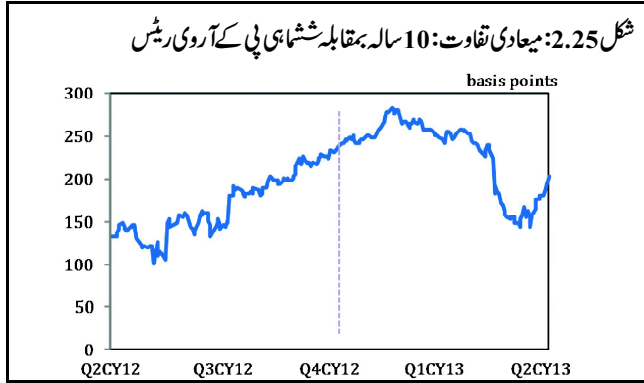


چھپیل ششماہی کے رجحان کے مطابق خط یافت مزید نیچے کی طرف جھک گیا اور 2013ء کی پہلی ششماہی میں قلیل مدتی سے وسط مدتی افق کی طرف جھکاؤ زیادہ نمایاں تھا (شکل 2.24)۔ ششماہی پاکستان نو قدریہائی شرح (PKRV) 28 پیس پوائنٹ کم ہو گئی جبکہ 10 سالہ پی کے آروی یافت میں 55 پیس پوائنٹ کمی ہوئی تھی چنانچہ وسط تا طویل مدت میں خط یافت میں عمودیت بڑھ گئی۔ نتیجتاً دسمبر 12ء میں ششماہی اور 10 سالہ پی کے آروی یافتوں میں میعاداتی تفاوت 230 پیس پوائنٹ سے کم ہو کر جون 13ء میں 203 پیس پوائنٹ ہو گیا (شکل 2.25)۔

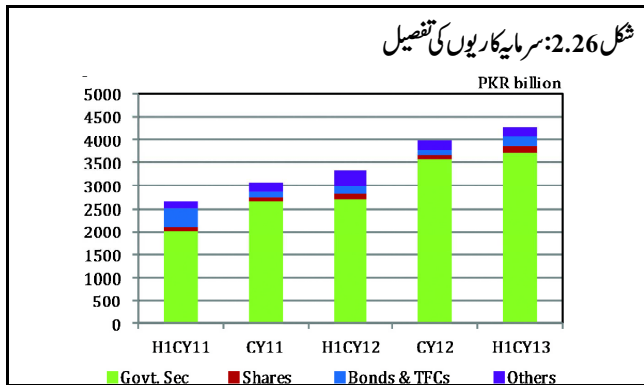


خالص میزانیہ قرض گیری بینکاری نظام سے اسٹیٹ بینک کو منتقل ہو گئی مسلسل مالیاتی دباؤ کی وجہ سے میزانیہ قرض گیری 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلند رہی۔ تاہم پیشتر حکومتی قرض گیری بینکوں سے ہٹ کر اسٹیٹ بینک کی طرف منتقل ہو گئی۔ نتیجے کے طور پر 2013ء کی پہلی ششماہی میں حکومتی پیپرز میں بینکوں

³⁰ خطرہ بہ وزن اثاثے (RWA) جو بازل دوم کیپٹل اکارڈ کے ملر کے مطابق نکالے جائیں۔

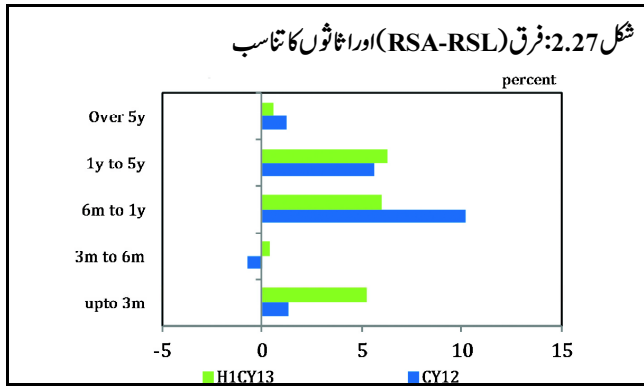


کی سرمایہ کاری 2012ء کی دوسری ششماہی کی نسبت گھٹ گئی (شکل 2.26)۔ پست پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ اور سیالیت کے محدود حالات کے پیش نظر بینک اپنی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ رکھنے کے لیے بدستور دستیاب برائے فروخت زمرے کو ترجیح دیتے رہے تاکہ سیالیت کی قلیل مدتی ضروریات کو پورا کرنے میں لچک برقرار رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کی طرح (جب 22.3 ارب روپے کا فاضل تھا) اس ترجیح سے بینکوں کو 2013ء کی پہلی ششماہی میں 27.1 ارب روپے کا فاضل کمانے میں مدد ملی۔



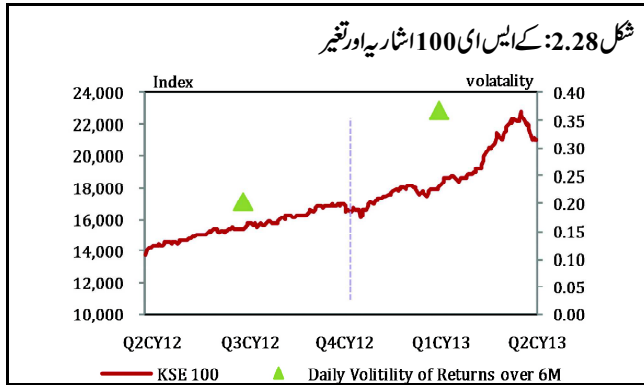
ری پرائسنگ کے مثبت فرق کے حدود کے اندر رہنے کے باوجود بڑھتے ہوئے شرح سود کے منظر نامے میں خطرہ شرح سود بڑھ سکتا ہے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حساس نرخ اثاثوں اور حساس نرخ واجبات کے درمیان ری پرائسنگ کا فرق 10 +/- کی قابل برداشت حدود میں رہا (شکل 2.27)۔ نہ صرف یہ فرق 2012ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں گھٹ گیا بلکہ پورے جزدان میں مثبت رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ بینکاری نظام کے شرح سود کے اکتشافات قابل انتظام حدود میں رہے۔ تاہم تمام عرصیتی بلیٹس میں مثبت فرق جو معینہ آمدنی کی تمسکات کی وجہ سے ہے، بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں نوقدر رپائی خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔

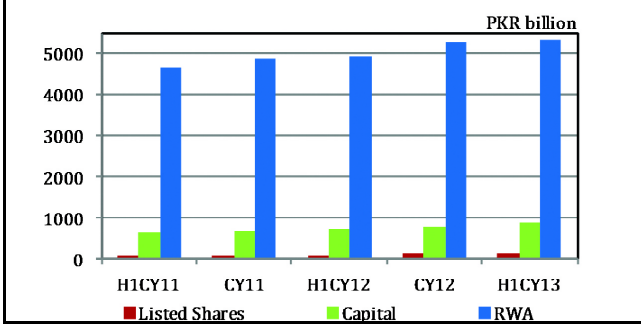


کے ایس ای کی کارکردگی شاندار رہی، بینکوں کے اکتشافات متحرک ایکویٹی منڈی کے باوجود قابو میں رہے

2012ء کے رجحان کے مطابق کے ایس ای اشاریے نے 2013ء کی پہلی ششماہی میں تمام ریکارڈ توڑ ڈالے اور 2012ء کی دوسری ششماہی پر 24.3 فیصد اضافہ کرتے ہوئے 21000 کی سطح عبور کر گیا (جبکہ آخر 2012ء میں 16905 تھی)۔ ششماہی کے آخر میں اس اشاریے میں یکدم تیزی آئی جس سے اسٹاک کے اشاریوں میں تغیر بڑھ گیا (شکل 2.28)۔ زیادہ تر اضافے انتخابات کے وقت ہوا جس کی وجہ سے مثبت توقعات بڑھ گئیں۔ اسٹاک ایکسچینج میں سرگرمی بڑھنے کے ساتھ بینکوں کا ایکویٹی اکتشاف 2013ء کی پہلی ششماہی میں 14.5 فیصد بڑھ گیا۔ علاوہ ازیں ایکویٹی مارکیٹ کی مضبوط کارکردگی سے بینکوں کو کوئی حصص کی فروخت پر بھرپور منافع کمانے کا موقع ملا۔ تاہم ایکویٹی میں سرمایہ کاری پر



شکل 2.29: بینکاری شعبے کا اسٹاک مارکیٹ اکتشاف



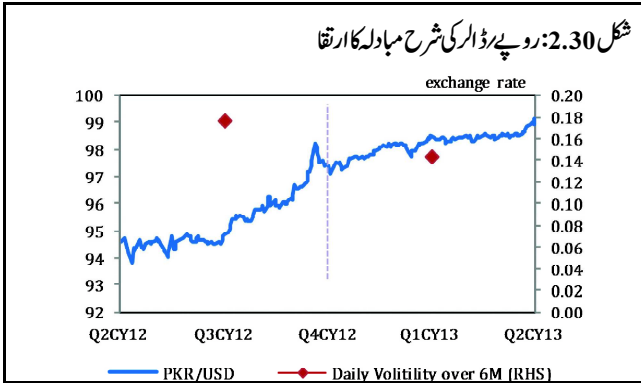
لگائی گئی ضوابط کی حد³¹ کی وجہ سے بینکوں کا مجموعی اکتشاف قابو میں رہا یعنی مجموعی اثاثوں کا صرف 1.5 فیصد اور سرمائے کا 17.1 فیصد (شکل 2.29)۔

روپیہ اور ڈالر کا تغیر کم ہونے کے باوجود روپیہ کی قدر

گھٹتی رہی

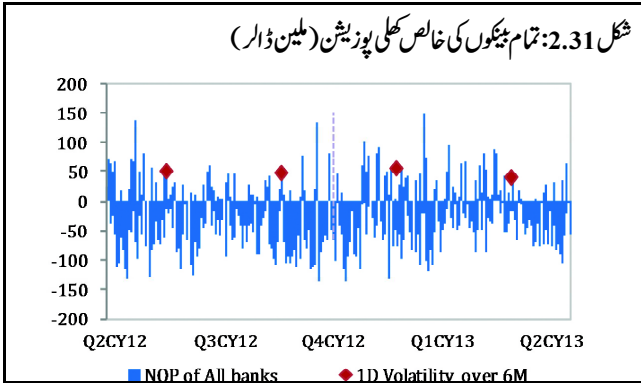
2013ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی روپیہ قدرے مستحکم رہا اور اس کی قدر صرف 2.04 فیصد کم ہوئی جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 2.65 فیصد کم ہوئی تھی (شکل 2.30)۔ بین الینک اور کرب بازاروں میں روپیہ دباؤ میں آ گیا اور جون 13ء میں 99.1 کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم شرح مبادلہ کا تغیر پچھلی ششماہی سے کم رہا۔ روپیہ کی قدر میں کمی کا سبب بننے والے عوامل میں کم پالیسی ریٹ، بڑھتا ہوا سرکاری قرضہ اور جاری کھاتے کا خسارہ شامل ہیں۔ مزید یہ کہ طلب و رسد کی حد سے متجاوز عدم مطابقت جس کا سبب بیرونی رقوم کی آمد میں غیر یقینی کیفیت اور مارکیٹ میں موجود منفی احساسات تھے شرح مبادلہ کی مساوات پر منفی طور پر اثر انداز ہوئے۔

شکل 2.30: روپے ڈالر کی شرح مبادلہ کا ارتقا



بیرونی کرنسی کی پوزیشن زیادہ تر قلیل تاہم قابو میں

شکل 2.31: تمام بینکوں کی خالص کھلی پوزیشن (ملین ڈالر)



دیہی رقوم کی آمد کے مقابلے میں بیرونی کرنسی کی بلند ادائیگیوں کی وجہ سے بینکاری نظام کی مجموعی خالص کھلی پوزیشن (NOP) کم رہی اور 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران تغیر کم ہوا۔ اگرچہ مقامی کرنسی کی گرتی ہوئی قدر بینکوں کو کرنسی کے خطرے سے دوچار کر دیتی ہے خصوصاً جب ان کی خالص شارٹ پوزیشن ہو، تاہم اکتشافات بینکوں کے سرمائے کے لگ بھگ 2 فیصد کی قابل انتظام حدود میں رہے (شکل 2.31)۔

31 محتاطی ضوابط برائے کارپورٹ بینکاری کے ضابطہ R-6 کے مطابق دھن میں بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاری ان کی اپنی ایکویٹی کے 20 فیصد سے متجاوز نہیں ہونی چاہیے۔